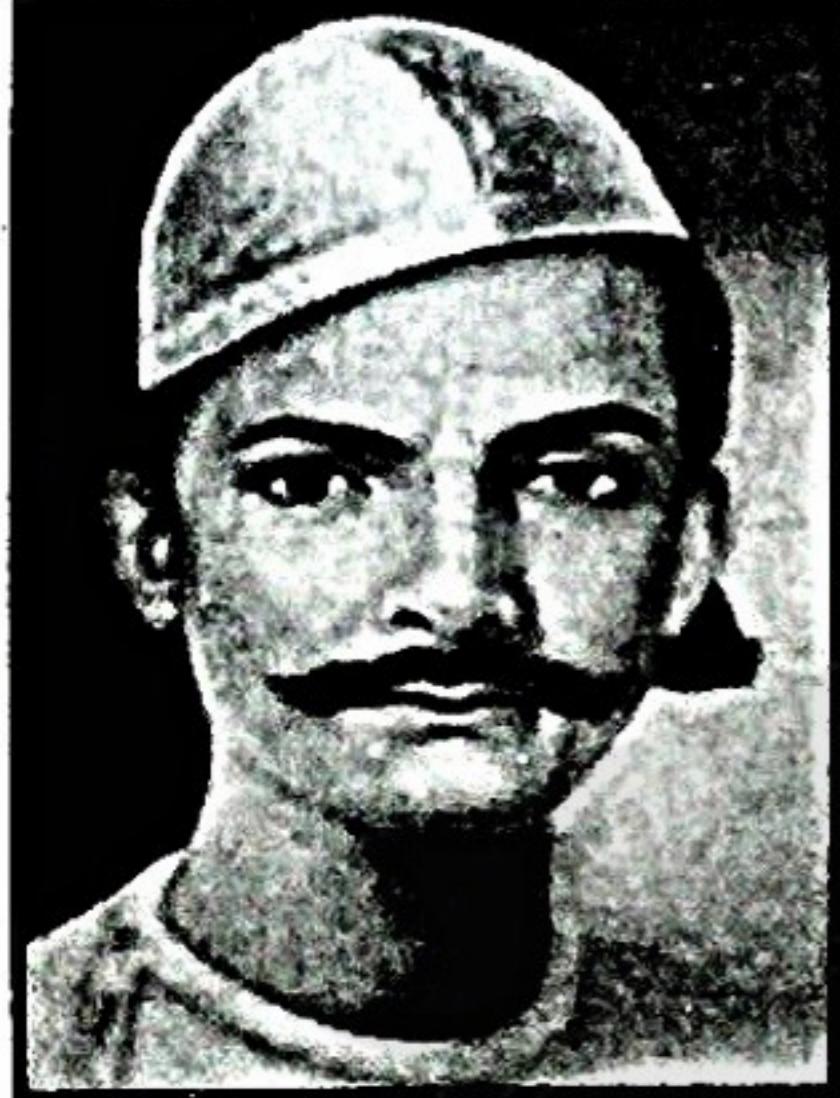


گری کی شدید

میر انیس

ولادت: 1803ء ☆ وفات: 1874ء



حالات زندگی/تعارف میر انیس کا اصلی نام ”میر برعی“ اور تخلص ”انیس“ تھا۔ میر انیس 1803ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میر خلیق بھی ایک شاعر تھے اور مرثیہ گوئی کی تاریخ میں ان کا نام ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تعلیم و تربیت انہوں نے اس زمانے کے شرفاں کے بچوں کی طرح حاصل کی۔ کہتے ہیں کہ لڑکیں میں انہوں نے ایک مشاعرے میں غزل پڑھی جس کی بڑی تعریف ہوئی۔ باپ کو خبر ملی، اگرچہ بہت خوش ہوئے مگر بیٹھے کو مرثیہ کہنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس کے بعد میر انیس نے اپنی تمام تر توجہ مرثیہ گوئی پر صرف کر دی۔ جوانی میں لکھنوا آئے تو بیہن کے ہو گئے۔ 1874ء میں انتقال ہوا اور اپنے ہی مکان میں مدفون ہیں۔

کلام کی خصوصیات اردو مرثیہ گوئی میں میر انیس اپنا نامی نہیں رکھتے۔

فصاحت بیان فصاحت بیان میر انیس کے کلام کا خاص جوہر ہے۔ وہ حسین تشبیہات، خوبصورت اور موزوں الفاظ و تراکیب سے اپنے بیان میں دلکشی اور رعنائی پیدا کرتے ہیں۔

درس اخلاق میر انیس کے مرثیوں سے اعلان حق، ایفائے عہد، مصائب پر صبر و شکر، بزرگوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، خودداری، ایثار، وشمنوں سے حسن سلوک، عزیمت و استقامت اور توکل جیسے اوصاف کی تعلیم ملتی ہے۔

مکالمہ نگاری میر انیس نے اپنے مرثیوں میں جہاں بھی مکالمہ نگاری کی ہے انداز بیان میں ڈرامائیت کا عصر شامل ہونے سے تاثیر کلام میں اضافہ ہو گیا ہے۔

واقعہ نگاری واقعہ نگاری کرتے ہوئے میر انیس کافی بڑے عروج پر ہوتا ہے۔ وہ واقعہ کی جزویات کے بیان میں بڑی باریک بینی سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے گرمی کی شدت میں صحراۓ عرب میں امام حسینؑ کے سفر کرنے کا واقعہ بڑی ہنرمندی سے نظم کیا ہے۔

جنذبات نگاری انسانی جذبات و احساسات کی عکاسی کرتے ہوئے میر انیس کا جوہر خوب کھلتا ہے۔ ایسے موقعوں پر میر انیس کا قلم درد میں ڈوب جاتا ہے اور ہر مصروفہ تیر بہن کر دلوں میں اتر جاتا ہے۔

مختصر تعارف

میر انیس آسامی شاعری کا ایک روشن اور تابندہ تاریخی جنہوں نے مرثیہ گوئی کو نہ صرف عظیم مرتبہ عطا کیا بلکہ اسے دیگر اصنافِ خن کے دوش بدوش لاکھڑا کیا۔ میر انیس نے شاعری کی ابتداء گو غزل سے کی پھر والد کے کہنے پر مرثیہ کی صنف کو اپنایا اور اس انداز سے مرثیہ کہا کہ غزل کا بانکپن، مثنوی کا حسن اور قصیدہ کا ذریعہ بیان سب مرثیہ میں سما گیا۔ میر انیس مرثیہ گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ان کے ہاں جوش عقیدت ہے۔ اعلیٰ شعری محاسن، فصاحت، بلاغت، منظرنگاری، جذبات نگاری، واقعہ نگاری اور سیرت نگاروں کے اعتبار سے ان کا کلام کمال درجے کا ہے۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

مرکزی خیال

میرانس کی نظم "گرمی کی شدت" در اصل مرثیہ ہے جو واقعہ کربلا سے متعلق ہے۔ واقعہ کربلا کے روز میدان کربلا اور اردوگرد کا جو موسم تھا، گرمی کی جو شدت تھی اور چرند پرند پر اس کے جواہرات تھے، میرانس نے اسے اس نظم میں نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔

خلاصہ

نظم ایک بڑی نظم کا ابتدائی حصہ ہے اور میدان کربلا کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو حضرت امام اعلیٰ مقام اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ پیش آیا۔ نظم میدان کربلا میں اس دن گرمی کی شدت کو بیان کر رہی ہے جس دن جنگ کا معرکہ اور نواسہ رسول ﷺ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ نظم موسم کی شدت کو بیان کرتی ہے جو آنے والے المناک سانحہ کا کرب اپنے دامن میں سینے ہوئے ہے۔

میرانس نے جو لکھا کمال عروج تک پہنچا یا۔ یہ مناظر فطرت کی لا جواب تصویر ہے۔ ان کی نظر پورے منظر پر پڑتی ہے تو وہ ایک ایک شے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ پورا منظر نگاہوں کے سامنے پھر نے لگتا ہے۔ میرانس نے مناظر قدرت کو جس انداز سے دیکھا اور جس طرح رد عمل کے طور پر اپنے محوسات کا اظہار کیا وہ قابل تعریف ہے۔ موسم گرمی کی حدت بیان کرتے وقت وہ تمام جزئیات بیان کرتے ہیں۔

شدید گرمی کے ماحول میں دریائے فرات کے کھوکھے پانی، چرند پرند اور انسانوں کا پناہ گاہوں میں چھپنا، پودوں و بیڑوں کا جلنایاں کرتے ہیں۔ منظر کو تفصیلی انداز میں بیان کرنے کے لئے تبیر اور استعارے بھی استعمال کرتے ہیں۔

دھوپ سے دن کے رنگ کا کالا ہونا، دریائے فرات کے سو بکھے ہونت بونت اور اس کا کھوتا یا نی، اندر کا پکلوں سے باہر نہ نکلنا، نظر کے پاؤں میں آبلے پڑنا، پھولوں کا نہ بنسنا، شاخوں کا کانٹا ہونا، پتے کارنگ دت کے مریضوں کی طرح زرد ہونا، سورج کے چہرے کا گرد سے مکدر ہونا، آسمان کو گرمی سے بخار ہونا، دانہ کا زمین پر گر کر بھن جانا۔ غرض جو حادثیں بیان کی ہیں ایک سماں سا بندھ گیا ہے۔ بیان کا خوبصورت انداز ایسا جو قاری کے ذہن پر نقش ہو جائے۔

اس شدید گرمی اور قیامت خیز موسم کی سہہ پھر میں کتنا خوفناک، الٰم انگیز اور قیامت خیز منظر دنما ہوتا ہے جس میں بے گناہوں کے خون سے زمین رنگین ہو جاتی ہے اور دنیا کی تاریخ میں ایسا غمناک سانحہ رونما ہوتا ہے جس کی نظیر نہ پہلے تھی نہ آئندہ ہوگی۔

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حدت	گرمی، پیش	تاب و تب	چمک دمک، شدید گرمی
مثال شب	رات کی طرح	نہر فرات	نہر علقمہ
لب	ہونت	بلبلے	حبابوں
آب روائی	بہتا ہوا پانی	پرندہ	طائر
مردم	لوگ، انسان	پیسہ	عرق
خس خانہ مرثہ	آنکھ کی پلکیں	نظر کے پاؤں	پائے نگاہ
برگ و بار	پتے اور پھل	درخت، بیڑ	شجر
نخل	کھجور کا درخت	ایک قسم کا درخت	چinar
باردار	پھل پھول دار	زندگی، حیات	زیست

شیر کے رہنے کی جگہ
سورج کا چہرہ
آئیان
پرنسپل

کچھار
آئینہ مہر
گردوں
مضطرب

وہ جسے دق (ٹی بی) کا مرض ہو
ہرن
میلا
بخار (مرا دشید گرمی سے ہے)
سورج

مدوق
آہو
مکدر
تپ
آفتاب



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

کیشرا انتخابی سوالات

دیے ہوئے مکمل جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کریجئے:

وہ لفظ جس میں شہدائے کربلا کی تعریف و توصیف ہو کہلاتی ہے:

1

- (الف) قصیدہ (ب) ربائی (ج) مرثیہ (د) غزل
- (الف) دیاشنکر نیم (ب) میر قمی میر (ج) میر دیر (د) میر حسن دہلوی

میر انیس مشہور شاعر کے پوتے تھے:

2

- (الف) برعالیٰ (ب) میر خلیق (ج) میر زبیر (د) اسد علی
- اردو شاعری میں میر انیس کی وجہ شہرت ہے: یا میر انیس کی وجہ شہرت ہے:
- (الف) مرثیہ نگاری (ب) قصیدہ نگاری (ج) مثنوی نگاری (د) مزاح نگاری
- مرثیہ نگاری میں ان کا نمایاں مقام ہے: یا مرثیہ کے سب سے اہم شاعر ہیں: یا مرثیہ ان کی وجہ شہرت ہے:
- (الف) میر انیس (ب) نظیراً کبر آبادی (ج) مرزاقاً غالب (د) اداجعفری

4

اُردو کے سب سے بڑے مرثیہ گو شاعر ہیں: یا اُردو شاعری میں مرثیہ گوئی کے لئے مشہور ہیں: یا مرثیہ نگاری میں اس شاعر کو بلند مقام حاصل ہوا:

5

- (الف) جگر مراد آبادی (ب) میر انیس (ج) دلادر فگار (د) خواجہ حیدر علی آتش
- میر انیس کے مرثیے سے ماخوذ یہ لفظ نصاب میں شامل ہے: یا مرثیہ کے سب سے بڑے شاعر کی لفظ کا یہ عنوان ہے:
- (الف) دنیاۓ اسلام (ب) سر راہ شہادت (ج) گرمی کی شدت (د) برسات کا تماشا
- میر انیس کی لفظ "گرمی کی شدت" اس شعری صنف میں ہے: یا "گرمی کی شدت" میر انیس کی اس شعری صنف کا حصہ ہے:
- (الف) قصیدہ (ب) ربائی (ج) مسدس (د) مرثیہ
- میر انیس نے اس صنف شاعری میں شہرت پائی: یا میر انیس اس صنفِ سخن کے اہم ترین شاعر کہلاتے ہیں:
- (الف) مثنوی (ب) غزل (ج) نظم (د) مرثیہ

7

8

9

10

11

نصاب میں شامل لفظ "گرمی کی شدت" کے شاعر ہیں:

- (الف) میر انیس (ب) خواجہ حیدر علی آتش (ج) اداجعفری (د) امیر مینائی

نصابی کتاب کی مشق کے کیشرا انتخابی سوالات:

عکتمہ ہے:

12

- (الف) نہر (ب) دریا (ج) چشمہ (د) سمندر

(الف) نہر

13

14

15

16

"دل سرد ہوتا" قوا عذ کے لحاظ سے ہے

17

18

19

(الف) استعارہ (ب) تشبیہ

20

21

کتاب میں دی ہوئی لفظ "گرمی کی شدت" میں بند ہیں:

22

23

24

25

26

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

27

28

29

30

31

میر انیس کی لفظ میں گرمی کا ذکر ہے:

32

33

34

35

36

37

38

39

40

41

42

43

44

45

46

47

48

49

50

51

52

53

54

55

56

57

58

59

60

61

62

63

64

65

66

67

68

69

70

71

72

73

74

75

76

77

78

79

80

81

82

83

84

85

86

87

88

89

90

91

92

93

94

95

96

97

98

99

100

101

102

103

104

105

106

107

108

109

110

111

112

113

114

115

116

117

118

119

120

121

122

123

124

125

126

127

128

129

130

131

132

133

134

135

136

137

138

بند (جُزو) کی تشریح

بند نمبر 1

وہ لو، وہ آفتاب کی جدت، وہ تاب و تب
خود نہر علّمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے اب خیسے جو تھے خباؤں کے پتے تھے سب کے سب
اڑتی تھی خاک، خشک تھا چشمہ حیات کا
کھولا ہوا تھا دھوپ سے پانی فرات کا

حوالہ: مندرجہ بالا بندار دو کی نصابی کتاب میں شامل میرا نیس کی نظم "گرمی کی شدت" سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: اس کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مخقر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: یہ میرا نیس کے مرثیہ کا ابتدائی ہے جس میں انہوں نے گرمی کی شدت بیان کی ہے۔ یہ عاشورہ کا دن اور مقام کر بلکے المناک اور پر درد و افع کا آغاز ہے جو شام سے پہلے ہی ختم ہو گیا تھا مگر اس سانحہ کی ایک داستان رقم ہو گئی جس پر تا قیامت دنیا نوہ کننا رہے گی۔

میرا نیس اس دن کی گرمی کی شدت کے بارے میں کہتے ہیں۔ سورج آگ برسا رہا تھا، اس کی چمک بہت زیادہ تھی، لوچل رہی تھی۔ دھوپ اتنی شدید تھی کہ دن کا رنگ بھی رات کی طرح سیاہ ہو گیا تھا۔ دریائے فرات میں بھی پانی کم تھا، وہ بھی سوکھ چکا تھا، دریا کی لہروں سے جو بلبلے بن رہے تھے وہ بھی گرم تھے۔ سوکھی مٹی اڑ رہی تھی۔ زندگی جامد نظر آتی تھی۔ دریائے فرات کا پانی یوں محسوس ہوتا تھا کہ کھول رہا ہو۔

بند نمبر 2

آب روں سے منہ نہ انٹھاتے تھے جانور جنگل میں چھپتے پھرتے تھے طاڑِ ادھر ادھر
مردوم تھے سات پردوں کے اندر عرق میں تر خس خانہِ بُرہ سے نکلتی نہ تھی نظر
گر آنکھ سے نکل کے سڑھر جائے راہ میں
پڑ جائیں لاکھ آبلے پائے نگاہ میں

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے بند نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

WWW.USMANWEB.COM

تشریح: میرا نیس کہتے ہیں کہ گرمی کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ پیاس بھی نہ تھی۔ جانور بہتے ہوئے پانی سے منہ ہی نہ اٹھاتے تھے۔ پرندے جنگل میں سایہ ڈھونڈ کر چھپتے پھرتے تھے۔ انسان اس گرمی میں سات پردوں کے سائے میں بھی بیٹھا تھا تو وہ بھی پسینہ میں غرق ہوا تھا۔ کہیں جائے اماں نہ تھی۔ گرمی کی حدت اتنی زیادہ تھی کہ نظر بھی پکلوں کا سایہ چھوڑ کر دور تک نہ جاتی تھی اور اگر غلطی سے پکلوں کے پردے سے نظر باہر نکل جاتی تو راستے میں ہی ٹھہر جاتی تھی، آگے جانے کی اُسے بھی ہمت نہ ہوتی تھی اور نظر کے پاؤں میں بھی آبلے پڑ جاتے تھے۔

بند نمبر 3

کوئوں کسی شجر میں نہ مغل تھے نہ بُرگ و بار ایک ایک فغل جل رہا تھا صورتِ چنار
ہستا تھا کوئی مغل نہ مہلتا تھا سبزہ زار کائیا ہوئی تھی پھولوں کی ہر شاخ باردار
گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے
پتھر بھی مثل چہرہ مُدوق زرد تھے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے بند نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: گرمی کی شدت بیان کرتے ہوئے میرا نیس کہتے ہیں کہ کئی سویل کسی درخت اور پودے میں، پتے، پھول اور پھل نظر نہیں آتے تھے۔ ایک ایک درخت و پیڑ گرمی کی تمازت سے جل رہا تھا۔ جان لیوا گرمی تھی۔ کوئی پھول ہستا مسکراتا محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کہیں کوئی سبزہ شاداب و تروتازہ نہیں لگتا تھا۔ درخت اور پودوں کی پھل و پھولدار شاخیں بھی کانے جیسی چھرہ ہی تھیں۔ غرضیکہ گرمی سے ہر کوئی بیزار تھا، سب چیزیں اور ارد گرد کا ماحول کاٹنے کو آرہا تھا۔ سب کے دل بچھے ہوئے تھے۔ پتے بھی تپش سے زرد ہو گئے تھے جیسے دل (ٹی۔بی) کے مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے۔

بند نمبر 4

شیر اٹھتے تھے نہ دھوپ کے مارے کچمار سے آہو نہ منہ نکلتے تھے سبزہ زار سے
آئینہ مہر کا تھا نکلدر غبار سے گردوں کو پتھر چڑھی تھی زمین کے بُخار سے
گرمی سے مُضطرب تھا زمانہ زمین پر
بُھن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے بند نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: گرمی تھی کہ الاماں۔ شدت اتنی زیادہ تھی کہ بہادری کی علامت سمجھے جانے والے شیر بھی اپنی کچماروں سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ ہر بھی درختوں کے سائے کو چھوڑ کر کہیں جانے کو تیار نہ تھے۔ خشک مٹی کی بدولت اتنی گرد و غبار اڑ رہی تھی کہ سورج کا چہرہ بھی اس میں چھپ جاتا تھا۔ سورج کی تپش نے زمین از حد گرم کر دی تھی اور زمین کی تپش کو دیکھ دیکھ کر آسمان کو بھی بخار ہو گیا تھا۔ غرض اتنی گرمی تھی کہ ساری خلقت پر پیشان تھی، مجبور تھی۔ گرمی بھی تو کچھ کم نہ تھی، اتنی گرمی تھی کہ جو دانہ بھی زمین پر گرتا تھا، زمین کی تپش سے بُھن جاتا تھا۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

سوال 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) اس لظم کی ہیئت بتائیے۔

جواب ہیئت کے اعتبار یہ لظم مسدس ہے۔ چھ مصروعوں کی لظم کو مسدس کہتے ہیں۔ اس لظم کا ہر بند چھ مصروعوں پر مشتمل ہے۔ جبکہ شاعری کے اضاف کے لحاظ سے یہ لظم ایک مرثیہ ہے۔ کسی مرنے والے کی یاد میں کہی گئی لظم کو مرثیہ کہتے ہیں۔ لظم ”گرمی کی شدت“ ایک مرثیہ کا حصہ ہے جس میں امام حسینؑ اور کربلا کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) شاعر نے پودوں پر گرمی کی شدت کی منظرکشی کیسے کی ہے؟

جواب پودوں پر گرمی کی شدت کی منظرکشی کرتے ہوئے میرا نیس کہتے ہیں کہ کوسوں ڈور تک کسی پیڑ پودے میں نہ پھول تھے اور نہ پتے۔ ہر درخت چنار کی صورت جمل رہا تھا۔ کوئی بھی پھول ہستا مسکرا تا ہوا محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کہیں کوئی سبزہ زار تزویز نہیں لگ رہا تھا۔ پیڑ پودوں کی ہر ایک شاخ کا نشانی ہوئی تھی جس طرح پ د ق (لی۔ بی) کے مریض کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے اسی طرح ہر پتہ زرد ہو رہا تھا۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

www.usmanweb.com

(ج) لفظ کے دوسرے بندکی وضاحت کیجئے۔

جواب کے لئے بندکی تشریح ملاحظہ کیجئے۔

(د) اس لفظ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "خلاصہ" ملاحظہ کیجئے۔

سوال 2 درج ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی بتائیے:

حدت، طائر، خانہ مژہ، برگ وبار، مکدر

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "فرہنگ" ملاحظہ کیجئے۔

سوال 3 خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھ کر مصروع مکمل کیجئے:

(الف) اڑتی تھی خاک، خشک تھا چشمہ حیات کا

(ب) جنگل میں چھپتے پھرتے تھے طائر ادھر ادھر

(ج) خیسے جو تھے حبابوں کے پتے تھے سب کے سب

(د) گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے

سوال 4 آپ اس طرح کا کوئی شعر بنائیے جس میں تشبیہ دی گئی ہو۔

جواب نازکی اس کے لب کی کیا کہئے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

(میر) محبوب کے ہونوں کو گلاب کی پنکھڑی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال 5 درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

جواب کے کثیر الانتہائی سوالات ملاحظہ کیجئے۔

All Classes Chapter Wise Notes

[Punjab Boards](#) | [Sindh Boards](#) | [KPK Boards](#) | [Balochistan Boards](#)

[AJK Boards](#) | [Federal Boards](#)

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودیہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈ، فیڈرل بورڈ، سندھ بورڈ، بلوچستان بورڈ، خیبر پختونخواہ بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM